ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.4.2025

اردو لغت (تاریخی اصول پر) اعتراضات و تجاویز۔۔۔ ایک جائزہ

A REVIEW OF URDU DICTIONARY (ON HISTORICAL PRINCIPLES): CRITICISMS AND SUGGESTIONS

عابدہ ہما

پی ایچ ڈی اسکالر، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، سندھ یونیورسٹی جام شورو۔

پروفیسر ڈاکٹر سید جاوید اقبال

سابق ڈین فیکلٹی آف آرٹس، سندھ یونیورسٹی جام شورو

Abstract:

Before commencing the full-scale compilation of the Urdu Dictionary (on Historical Principles), the Urdu Dictionary Board published in 1961 a 42-page sample titled "Namuna Lughat-e-Urdu" following its publication, a series of critical reviews and scholarly discussions began to appear. At the same time, the Board started publishing portions of the dictionary in its journal, Urdu Nama, in serial form. These contents were published in forty-five installments, and experts in lexicography and linguistics contributed their views and suggestions to guide and assist the Board. The purpose of these comments, criticisms, and recommendations was to bring about revision and improvement in the dictionary. Under the Lexicography Section of Urdu Nama, a special series titled "Ajza-e-Lughat par Tabsirah" (Comments on Dictionary Components) was initiated. In this series, the reviews, objections, and suggestions of Waris Sirhindi, Muhammad Ahsan Khan, and Sharif-ul-Hasan were published in various issues, while their responses and explanatory notes were provided by Shan-ul-Haq Haqqi, Khaliq Naqvi, and Qudrat Naqvi. The present paper offers a research-based analytical study of the criticisms and suggestions put forward by Waris Sirhindi and Muhammad Ahsan Khan .

***Keywords**: Urdu Dictionary (on Historical Principles), Urdu Nama, "Namuna Lughat-e-Urdu" Ajza-e-Lughat, comments, criticisms, and recommendations, Waris Sirhindi, Muhammad Ahsan Khan.*

اردو لغت (تاریخی اصول پر) کی تدوین سے پہلے اردو لغت بورڈ نے ۱۹۶۱ء میں ۴۲ صفحات کا ''نمونہ لغات اردو'' شایع کیا۔ اس کے علاوہ ''اردو نامہ'' کے ہر شمارے میں بھی لغت کے اجزا شامل کیے جانے لگے، ان اجزائے لغت کو شایع کرنے کا مقصد اہل علم، ماہرین لغات و لسانیات سے ان کی آرا طلب کرنا تھا تاکہ ان کی تجاویز اور تبصروں سے لغت کو مزید بہتر بنایا جاسکے اس سلسلے میں ملک کے بیش تر اہل علم نے بورڈ کو اپنی آرا سے مستفید کیا جن اصحاب کی بھرپور علمی معاونت رہی ان میں وارث سرہندی، محمد احسن خان، ماہر القادری رشید حسن خان، شبیر علی کاظمی، عین الحق فرید، شریف الحسن ظہیر فتح پوری قابل ذکر ہیں، لغت کے مشمولات ''اردو نامہ'' میں ۴۵ اقساط میں شایع ہوئے۔ ان تبصروں، اعتراضات و تجاویز سے لغت میں ترمیم و اصلاح مقصود تھی۔

اردو نامہ میں شعبہ لغت کے تحت ''اجزائے لغت پر تبصرہ'' کے عنوان سے ایک سلسلہ شروع ہوا یہاں اردو نامہ کے متعدد شماروں میں وارث سرہندی، محمد احسن خان اور شریف الحسن کے تبصرے، اعتراضات و تجاویز شایع ہوئیں اُن کے جوابات شان الحق حقی، خلیق نقوی اور قدرت نقوی حواشی میں دیا کرتے تھے۔

زیر نظر مقالے میں وارث سرہندی اور محمد احسن خان کے اعتراضات و تجاویز کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

وارث سرہندی:

☆اڑاو اڑاو اکا اشتقاق پلیٹس کے حوالے سے یوں درج کیا گیا ہے۔

(ا: عوامی) یہاں عوامی غالباً vulgar کا ترجمہ ہے اگرچہ پلیٹس نے اس لفظ کو vulgar نہیں بتایا۔ بہر صورت یہاں لفظ عوامی محلِ نظر ہے۔
ادبی اصطلاح میں ایسے لفظ کو عامیانہ کہتے ہیں۔ عوامی اور عامیانہ کے مفہوم میں فرق ہے۔۔ بہر حال عوامی کی جگہ عامیانہ لکھنا چاہیے۔(۱)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ادارے کی جانب سے خلیق نقوی نے اس بات کی تائید کی وہ مراسلات کی حواشی نمبر ے میں تحریر کرتے ہیں ”بے شک وہ عامیانہ ہی بہتر ہے۔“(۲)

لیکن لغت میں نہ عامیانہ درج ہے اور نہ عوامی۔ ملاحظہ ہو

اڑاوا تڑاوا (فت امث) امذ

آوارہ، طنز، چھیڑ چھاڑ، بے عزتی(۳)

☆ وارث سرہندی کے مطابق ”اڑنگ بڑنگ“ درج ہے۔ اس کے بعد ”اڑنگ تڑنگ“ اور ”اڑنگ تڑنگ بکنا“ کا اضافہ بھی ہونا چاہیے۔(۴)

حواشی میں ادارے کی جانب سے اس کا جواب خلیق نقوی صاحب نے دیا ان کے مطابق "اڑنگ بڑنگ بکنا“ کو محاورہ نہیں جو علیحدہ درج کیا جائے۔

وہ مراسلات کی حواشی نمبر ۱۱ میں لکھتے ہیں:

”اڑنگ بڑنگ“ کے تحت جو افعال دیئے گئے ہیں ان میں بکنا اور ہانکنا دونوں درج ہیں۔(۵)

”اردو لغت“ میں اس لفظ کو اس طرح تحریر کیا گیا ہے:

۔۔۔۔۔ تڑنگ

مہمل بکواس، بے معنی گفتگو،

کیوں اڑنگ تڑنگ بکتا ہے۔(۶)

☆ لفظ ”اڑیل“ کے معنی میں ”مٹھا“ یعنی اڑ جانے والا درج ہے مگر ”اڑیل“ اور ”مٹھے“ میں فرق ہے۔ ”اڑیل“ اڑنے والے کو کہتے ہیں اور ”مٹھا“ سست رفتار کو کہتے ہیں ”مٹھا“ اڑتا نہیں چلتا ہے آہستہ۔(۷)

وارث سرہندی کے اعتراض کو رد کر دیا گیا ادارے کی جانب سے اس کا بات کا جواب خلیق نقوی نے مراسلات کی حواشی میں اس طرح دیا کہ ”پلیٹس“ میں مٹھا کے معنی Obstinate دیے ہوئے میں ہماری تشریح کی رو سے بھی اڑیل کے معنی میں مٹھا شامل ہے۔(۸)

اَڑِیَل:-(فت ا، سک ڑ، فت ی) صف.

ا- اڑ جانے والا، مٹھا، جو چلائے نہ چلے (گھوڑا، ٹٹو یا بیل وغیرہ)۔(۹)

☆ ”اڑی دڑی (دھڑی) قاضی کے سر پڑی“ کی جو تشریح و تعریف لغت میں دی گئی ہے ”مصیبت کس کی کس کو اٹھانا پڑی“ درج ہے۔

وارث سرہندی کے مطابق اس کہاوت کے الفاظ سے جو مفہوم متبادر ہوتا ہے وہ یہ کہ دوسروں کی تکلیف بھی ذمہ دار یا سربراہ کو بھگتنی پڑتی ہے۔

یعنی ذمہ دار شخص کو بڑی مشکل پیش آتی ہے۔(۱۰)

ادارے کی جانب سے خلیق نقوی نے جواب ان الفاظ میں دیا کہ ”کہاوت“ کے مفہوم کا تعین قیاس سے کرنا درست نہ ہوگا جب تک کہ اس کی کوئی سند مہیا نہ موجودہ صورت میں بھی تشریح خاصی جامع ہے۔(۱۱)

۔۔۔۔ دڑی (دھڑی) قاضی کے سر پڑی کہاوت

مصیبت کس کی کس کو اٹھانا پڑی۔(۱۲)

☆ ”اڑتی ہوئی“ کے معنٰی کے لیے ”اُڑتا ہوا“ کے نمبر ۲، ا کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت کی گئی ہے ”اڑتا ہوا“ کہ معنی ا، ۲ یوں درج ہیں،

ا۔ ترازو کے دوسرے پلے کی چیز بانٹ کے وزن سے کم تول میں کم

۲۔ جو دل کو نہ لگے، ہلکا خفیف، سطحی

گویا ”اڑتی ہوئی“ کے بھی یہ دو معنی ہیں لیکن ”اڑتی ہوئی“ کے معنی ”سنی سنائی اور افواہ“ کے بھی ہیں چناں چہ محسن کاکوروی کا شعر ہے:

خبر اڑتی ہوئی آتی ہے مہابن سے ابھی

کہ چلے آئے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل (۱۳)

اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے اضافہ کر دیا گیا لغت میں اس طرح درج ہے۔ لیکن جو شعر سند کے طور پر دیا گیا تھا وہ درج نہیں اس کی جگہ یہ فقرہ درج ہے "کوئی بیٹھی اڑتی اڑاتی خبریں اور لطیفے سنا رہی ہیں" لغت میں یہ لفظ "اڑتی اڑاتی" درج ہے۔ معنی قبول کرتے ہوئے اس طرح تحریر کیا گیا ہے

۔۔۔۔ اُڑاتی (۔ضم ا) صف مث

سنی سنائی، غیر مصدقہ (خبر وغیرہ)۔۱۴

محمد احسن خان

☆ اتنوں میں:۔ اتنے لوگوں میں درج نہیں۔۱۵

خلیق نقوی اس ذیل میں رقم طراز ہیں

اتنا کی جمع "اتنوں" دیا ہوا ہے اس کے بعد "اتنوں میں" کی کیا ضرورت ہے؟ سند میں جو شعر دیا گیا ہے اس میں "اتنوں میں" موجود ہے"، کوئی اتنا نہیں ہے اتنوں میں۔(۱۶)

اِتنوں رک: 'اتنا' جس کی یہ جمع ہے۔

بیٹھا رہوں کیا منتظر دور، میں ساقی

اتنوں میں کوئی میکدہ آشام نہ ہوگا۔(۱۷)

☆ "اتنی عقل بھی اجیرن ہوئی ہے۔" بعض اوقات زیادہ عقل بھی نقصان دیتی ہے۔ درج نہیں۔(۱۸)

اس تجویز کو بھی قبول کیا گیا۔(۱۹) لغت میں درج بالا اس طرح تحریر ہے:

۔۔۔۔ عقل بھی اجیرن ہوتی ہے۔ فقرہ

بہت زیادہ دیکھ بھال کرنا اور عقل کام میں لانا بھی بسا اوقات نقصان پہنچاتا ہے۔(۲۰)

☆ "اتیت" کے لغوی معنی "وہ مہمان جس کے آنے کا دن مقرر نہ ہو" درج نہیں۔ اسی طرح "اتیتھ" کے معنی "صرف مہمان نہیں بلکہ ایسے مہمان کے ہیں جس کے آنے کا وقت مقرر نہ ہو۔(۲۱) خلیق نقوی "اس بات کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہو۔

"اتیت یا اتیتھ کے لغوی معنی اشتقاق کے ذیل میں درج ہیں، تشریح کے ذیل میں بھی بڑھا دیئے گئے: مہمان اچانک آنے والا۔"(۲۲)

اتیت (فت ا، ی مع)

(الف) امذ۔

ا۔ ہندو فقرا جن کے بال بٹے ہوئے ہاتھ میں فولاد کے کڑے اور منھ پر بھبھوت ملا ہوتا ہے سادھو، سنیاسی.

۲۔ (موسیقی) وہ مقام جو سم کے بعد آتا ہے اور کبھی کبھی سم کا کام دیتا ہے؛ طبلے کے کسی بول یا ٹکڑے کا سم سے پہلے اختتام (شہد ساگر، ا:۲۷)

۳۔ مہمان، وہ مہمان جس کے آنے کا دن یا وقت مقرر نہ ہو، مسافر بے نیاز، الگ تھلگ۔(۲۳)

☆ اٹاچی کی فصیح شکل "اتاشی" بھی درج کیا جائے۔ "اتاشی" زیادہ مستعمل ہے۔(۲۴)

اس تجویز کو قبول کرتے ہوئے اسے درج کر دیا گیا

اٹاچی (فت ا) امذ، اتاشی، اٹیچی۔(۲۵)

☆ اٹ سٹ کے معنی ہوشیاری، چالاکی، بے تکی بات یہ عوامی بولی کا لفظ ہے جو درج نہیں۔(۲۶)

اس بابت خلیق نقوی کی رائے ملاحظہ ہو: "بے تکی باتوں کے لیے" انٹ سنٹ "ہے نہ کہ اٹ سٹ، یہ ہوشیاری، چالاکی کے معنی میں غالباً نہیں آتا۔"(۲۷)

یہاں بات رد کر دی گئی لیکن لغت میں اٹ سٹ ہی درج ہے

اَٹ سَٹ (فت ا،سک ٹ، ، فت س) ا. سازش، خفیہ کاروائی، جوڑ توڑ

۲۔ آشنائی، یارانہ

۳۔ پریشانی، تشویش

۴۔ بے تکی بات۔(۲۸)

☆ اٹیرن پھیرنا۔ بہ معنی "گھوڑے کو کاوا دینا" درج نہیں۔(۲۹) خلیق نقوی اس کا جواب اس طرح دیتے ہیں۔ "یہ معنی "اٹیرن کے تحت دیے ہوئے ہیں "پھیرنا" کے ساتھ اگر کوئی سند بہم پہنچا سکیں تو نوازش ہو گی۔(۳۰)

لغت میں اس طرح سے درج ہے:

---- پھرانا / پھیرنا / دینا

(چابک سواری) نئے گھوڑے کو انگریزی کے آٹھ کے ہندسے کی شکل

۲۔ پھرت کرانا جس سے وہ باگ کا اشارہ سمجھنے لگے۔

۳۔ گھوڑے کو کاوہ دینا۔(۳۱)

☆ "اٹاوا" کے تحت شہر کی تشریح کیجیے گا۔ پھر "اٹاوے کا کاری گر" درج کیا جائے۔(۳۲) خلیق نقوی کا جواب ملاحظہ ہو "اٹاوا یا اٹاوہ کی وضاحت تشریح میں ضمنی طور پر موجود ہے۔ چوں کہ علم ہے اس لیے علیحدہ لغت بنانے کی ضرورت نہیں۔"(۳۳)

اردو لغت میں اس طرح درج ہے

اٹاوے کا کاریگر: (کس ا) صف

وہ شہر لفظاً شہر اٹاوہ (بھارت) کا کاریگر (مراد) جو شخص کام میں استادی کا دعویٰ کرے اور اس میں مہارت نہ رکھتا ہو۔(۳۴)

☆ "اتمام حجت" کا ایک مفہوم کسی کو راہ راست سمجھانے کی آخری کوشش بھی ہے۔ رفع اختلاف کی شرط نہیں۔(۳۵)

خلیق نقوی کے مطابق "نظر ثانی کے بعد معنوں میں جامعیت پیدا کر دی گئی ہے۔"(۳۶)

لغت میں اس طرح درج ہے

--- حجت

سمجھانے کی آخری کوشش، آخری دلیل فیصلے کی بات۔(۳۷)

☆ "اٹوائی کھٹوائی لیے پڑا رہنا" (بجائے لے کر پڑ رہنا) درج نہیں۔ اس امر کی صراحت بہت ضروری ہے کہ جب یہ ترکیب عورتوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے تو ڈوپٹے سے منہ ڈھانکنا (ڈھانپنا) ضروری ہوتا ہے۔(۳۸)

خلیق نقوی اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

لینا اور لے کر پڑنا بنیادی شکلیں ہیں۔ ہماری تشریح میں "منہ لپیٹ کر" سب صورتوں پر حاوی ہے۔۳۹

--- لے کر پڑنا / پڑا رہنا" محاورہ (دل برداشتگی سے) منہ لپیٹ کر چارپائی پر پڑ رہنا،

روٹھ کر سب سے الگ تنہائی میں منہ ڈھک کے لیٹ جانا۔(۴۰)

اردو لغت کی تدوین میں اردو زبان و ادب کے اعلیٰ ترین محققین، ماہرین و معلمین نے مختلف ادوار میں اپنے حصے کا کام انجام دیا اور اردو لغت کو جامع بنانے کی کوشش کی، جو اعتراض یا تجاویز دی گئیں ان کا مقصد اردو لغت کو مزید بہتر بنانا تھا۔ تا کہ یہ اغلاط سے پاک اور کسی حد تک مکمل ہو۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر) ہمارا قومی کارنامہ اور زعمائے ملت کے خوابوں کی تعبیر ہے۔

حواشی:

(۱) اردو نامہ، ترقی اردو بورڈ، کراچی، شمارہ۴۹، ص۱۱۹۔

(۲) ایضاً، ص۱۲۰۔

(۳) اردو لغت، جلداوّل، ترقی اردو بورڈ، کراچی، ص۳۹۔

(۴) اردو نامہ، شمارہ۴۹، ص۱۱۹۔

(۵) ایضاً، ص۱۲۰۔

(۶) اردو لغت، جلداوّل، ص۴۰۳۔

(۷) اردو نامہ، شمارہ۴۹، ص۱۲۰۔

(۸) ایضاًص ۱۲۰۔

(۹) اُردولغت، جلداوّل، ص۴۰۷۔

(۱۰) اردو نامہ شمارہ۴۹ص ۱۲۰۔

(۱۱) ایضاً، ص۱۲۰۔

(۱۲) اردو لغت، جلداوّل ص ۴۰۵۔

(۱۳) اردو نامہ، شمارہ۹۴ص ۱۱۹۔

(۱۴) اردو لغت، جلداوّل ص ۳۹۸۔

(۱۵) اردو نامہ، شمارہ۴۹ص ۱۲۴۔

(۱۶) ایضاً، ص۱۲۶۔

(۱۷) اردو لغت، جلداوّل، ص۱۴۴۔

(۱۸) اردو نامہ شمارہ۴۹ص ۱۲۴۔

(۱۹) ایضاً، ص۱۲۶۔

(۲۰) اردو لغت، جلداوّل، ص۱۴۵۔

(۲۱) اردو نامہ، شمارہ۴۹، ص۱۲۵۔

(۲۲) ایضاً، ص۸۔

(۲۳) اردو لغت، جلداوّل، ص۱۴۸۔

(۲۴) اردو نامہ، شمارہ،۴۹ص۱۴۵۔

(۲۵) اردو لغت جلد اوّل، ص۱۵۲

(۲۶) اردو نامہ شمارہ۴۹، ص۱۲۵۔

(۲۷) ایضاًص ۸۔

(۲۸) اردو لغت جلد اوّل، ص۱۵۴۔

(۲۹) اردو نامہ شمارہ۴۹، ص۱۲۵۔

(۳۰) ایضاًص ۸۔

(۳۱) اردو لغت، جلداوّل، ص۱۲۶۔

(۳۲) اردو نامہ، شمارہ۴۹، ص۱۲۵۔

(۳۳) ایضاً، ص۸۔

(۳۴) اردو لغت، جلد اوّل، ص ۳۵۱۔

(۳۵) اردو نامہ، شمارہ ۴۹، ص ۱۲۴۔

(۳۶) ایضاً، ص ۸۔

(۳۷) اردو لغت، جلد اوّل، ص ۱۲۴۔

(۳۸) اردو نامہ، شمارہ ۴۹، ص ۱۲۵۔

(۳۹) ایضاً، ص ۸۔

(۴۰) اردو لغت، جلد اوّل ص، ۱۶۱۔

کتابیات:

۱۔ ”اُردو لغت“(تاریخی اصول پر)، جلد اوّل، (کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۱۹۷۷ء)

۲۔ سہ ماہی ”اردو نامہ“، کراچی، شمارہ ۴۹، (کراچی، ترقی اُردو بورڈ ۱۹۷۴ء)

References in Roman Script:

(1) Urdu Nama, Tarqi Urdu Board, Karchi, Shumara 49, P-119.
(2) Ibid, P-120.
(3) Urdu Lughat, Jild Awal, Tarqi Urdu Board, Karchi, P 39.
(4) Urdu Nama, Shumara 49, P-119.
(5) Ibid, P-120.
(6) Urdu Lughat, Jild Awal, P-403.
(7) Urdu Nama, Shumara 49, P-120.
(8) Ibid, P-120.
(9) Urdu Lughat, Jild Awal, P-407.
(10) Urdu Nama, Shumara 49, P-120.
(11) Ibid, P-120.
(12) Urdu Lughat, Jild Awal, P-405
(13) Urdu Nama, Shumara 49, P-119.
(14) Urdu Lughat, Jild Awal, P-398.
(15) Urdu Nama, Shumara 49, P-124.
(16) Ibid, P-126.
(17) Urdu Lughat, Jild Awal, P-144.
(18) Urdu Nama, Shumara 49, P-124.
(19) Ibid, P-119.
(20) Urdu Lughat, Jild Awal, P-145.
(21) Urdu Nama, Shumara 49, P-125.
(22) Ibid, P-8.
(23) Urdu Lughat, Jild Awal, P-148.
(24) Urdu Nama, Shumara 49, P-125.
(25) Urdu Lughat, Jild Awal, P-152.
(26) Urdu Nama, Shumara 49, P-125.
(27) Ibid, P-8.
(28) Urdu Lughat, Jild Awal, P-154.
(29) Urdu Nama, Shumara 49, P-125.
(30) Ibid, P-8.
(31) Urdu Lughat, Jild Awal, P-154.
(32) Urdu Nama, Shumara 49, P-125.
(33) Ibid, P-8.
(34) Urdu Lughat, Jild Awal, P-153.

(35) Urdu Nama, Shumara 49, P-124.
(36) Ibid, P-8.
(37) Urdu Lughat, Jild Awal, P-124.
(38) Urdu Nama, Shumara 49, P-125.
(39) Ibid, P-8.
(40) Urdu Lughat, Jild Awal, P-161.